खेती की पहली किताब

शिक्षा वि. भा. पंजाब

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
EDUCATION DEPARTMENT,
PUNJAB.
AGRICULTURAL READER, I.
کھیتی کی پہلی کتاب
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.
11th Edition.
1914.
Price 0-0-9.
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar
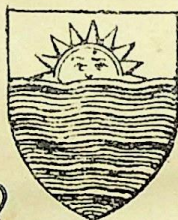
اِعرابوں کے قاعِدے

نمبر شمار	قاعِدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لِکھی گئی +	گھر
۲	نُونِ غُنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دِیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نُقطہ نہیں دِیا +	ہنسا - ہیں
۳	یائے معرُوف جو لفظ کے آخر ہے۔ وُہ دائرے کی لِکھی گئی ہے +	بھلی
۴	یائے معرُوف کے سِوا باقی سب یے لمبی لِکھی گئیں +	کے - ہے - گاے
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خُود - خویش
۶	حرفِ مفتُوح پر وہیں زبر لِکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معرُوف اَور مجہُول ہونے کا شُبہ پڑتا ہے[لہ] +	ہمالیہ - روپیہ - زیور - غور - غیر

لہ باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

فہرست مضامین

باڑ لگانا

بڑے میاں! کیا کر رہے ہو؟ بیٹا باڑ لگاتا ہوں۔ بھلا اس سے کیا فائدہ؟ گائیں بھینسیں کھیت کے اندر نہیں آنے پائینگی۔ کھیتی بچی رہیگی۔ آنے جانے والے کھیت کے بیچ میں سے نہیں نکلینگے کنارے کنارے جائینگے۔ پھر تو باڑ سے بڑے فائدے ہیں۔ خاصہ دیوار کا کام دیتی ہے۔ باڑ کے لئے سوراخ نزدیک ہونے چاہئیں۔ دُور دُور ہونگے۔ تو باڑ چھدری ہوگی۔ بھیڑ بکریاں اندر گُھس آئینگی۔ زمین میں سوراخ کیونکر بناتے ہو؟ اِس کُدالی سے۔ جب سوراخ اچھے گہرے ہو جاتے ہیں۔ تو کانٹوں والے درختوں کی ٹہنیاں ان میں گاڑ دیتا ہوں۔ یہ ٹہنیاں کہاں سے لائے ہو؟ میرے باغ کے گرد کیکر اور بیری کے بہت سے درخت ہیں۔ اُن میں سے کاٹ کر لایا ہوں۔ سارے زمیندار

تو باڑ نہیں لگاتے - اور نہ ہر ایک کھیت میں ضرورت نہیں
ہوتی ہے - اکثر تو لگاتے ہیں - اگر نہ لگائیں - تو کام
کیونکر چلے - ہاں سُست کسان نہیں لگاتے ہونگے
اُن کی کچھ نہ کہو - بھوکے مر جائینگے - مگر کام
نہیں کرینگے - اِسی لئے اُن کی کھیتی اُجڑ جاتی ہے
آندھی سے باڑ اُکھڑ تو نہیں جائیگی ؟ نہیں - باڑ
جڑیں مٹّی ڈال کر دبانے سے مضبوط ہو جاتی ہیں
باڑ کھیت کا رکھوالا ہے - اِس کی طرف سے غفلت
نہیں کرنی چاہیئے - جو کسان اِس میں سُستی کرتے
ہیں - اُن کو آخر پچھتانا پڑتا ہے ۔

زمیندار ہل جوت رہا ہے

دَبْ کے واہ - رَج کے کھا[1]

دیکھو زمیندار ہل جوت رہا ہے - کیسی محنت
کر رہا ہے ! دو گھڑی رات سے کھیت میں آیا تھا
اب بارہ بج گئے ہیں - برابر کام میں لگا ہوا ہے
سر کا پسینہ پاؤں پر گر رہا ہے - کوئی ایک
[1] یعنی اگر خوب زور سے ہل چلاؤ گے - تو پیٹ بھر کے کھانے کو ملیگا

ضرور زمین میں ہل چلا چکا ہے۔ دیکھنا! کیسی ہوشیاری سے
کام چلاتا ہے۔ ایک ہاتھ سے ہل کی ہتّی خُوب دبا
لگتی ہے۔ دُوسرے ہاتھ میں سانٹا یا ایک پتلی سی
کانٹی ہے۔ اُس سے بَیلوں کو ہانکتا جاتا ہے + کیوں میاں
پٹیدار! اب تو تم تھک گئے ہوگے؟ ذرا دم لے لو +
ہاں بھائی! تھک تو گیا ہُوں۔ پر کیا کروں۔ تھوڑے دِن
ہوئے۔ بارِش ہو گئی تھی۔ اُس سے زمین پولی اور نرم
ہو گئی ہے۔ ہل اچھّی طرح چل سکتا ہے۔ دو چار دِن
برابر دُھوپ لگ جائیگی۔ تو زمین سخت ہو جائیگی۔ ہل چلانا
مُشکِل ہوگا۔ پھر دُگنی محنت کرنی پڑیگی۔ اب زمین
ت کر بیج ڈال دُونگا۔ ایک آدھ بارِش اور ہو گئی۔
سارِی کھیتی کو پانی مُفت میں مِل جائیگا + بھلا ہل
چلانے سے کیا فائدہ؟ بڑا فائدہ ہے۔ زمین نرم
اور بھُربھُری ہو جاتی ہے۔ پانی زمین میں بیٹھ
جاتا ہے۔ پودوں کی جڑیں بھی آسانی سے اِدھر اُدھر
آیا پھیل سکتی ہیں۔ نِکمّی اور ردّی گھاس اُکھڑ جاتی ہے۔
سُورج کی گرمی اور ہوا اپنا اثر زمین پر ڈال کر پودوں
کیلئے خُوراک بناتی ہے۔ اِس لیئے بار بار ہل چلاتے
ہیں۔ کبھی کھیت کی چوڑائی میں اور کبھی اُس کی

لمبائی میں - کہ سارے کھیت کی مٹی نرم اور
بھربھری ہو جائے - کھیتی کے لئے ہل چلا
بہت ہی ضرور ہے - زمیندار لوگ کہا کرتے
ہیں - سَت[۱] گلّاں ہیٹھ ہلّاں + ہر ایک قسم
کی فصل کے واسطے برابر ہل نہیں چلاتے
کسی فصل کے لئے ایک دو بار ہل چلاتے ہیں
اور کسی کے لئے زیادہ - کسی فصل کے لئے بہت ہی
گہرا ہل چلانا اچھا ہوتا ہے - اور کسی کے لئے بہت
کم گہرا + ہمارے کسان یہ باتیں خوب جانتے
ہیں - بزرگوں کے تجربے نے انہیں ساری باتوں
سے خوب واقف کر دیا ہے - لمبی جڑ والے پودوں
کے لئے زیادہ ہل چلاتے ہیں - کہ اُن کی جڑیں تمام
اچھی طرح اِدھر اُدھر پھیل سکیں - اور اپنی
خوراک تلاش کر سکیں + پنجاب میں بیل اور بھینسوں
سے ہل جوتا جاتا ہے - بیکانیر اور راجپوتانے میں
اُونٹوں سے ہل چلاتے ہیں - اور انگریزوں کے
ولایت میں گھوڑوں سے کھیتی باڑی کا سب
کام لیا جاتا ہے +

[۱] یعنی زمین کے لئے ساری باتیں ہل چلانے سے پہنچتی ہیں

کھاد

کھاد پڑی تو کھیت - نہیں تو پُورا ریت ٥

زمیندار کو کھاد بہُت پیاری ہے - اور کیوں نہ ہو -
بھی تو اُس کی دولت ہے - کھاد کے بغیر فصل اچھی
نہیں ہوتی - اِس لیئے وُہ بیلوں کا گوبر جمع کرتا رہتا
ہے - اور وقت پر اپنے کھیت میں ڈال دیتا ہے -
اِس سے بیلوں اور بھینسوں کے بیٹھنے سونے کی
جگہ بھی صاف سُتھری رہتی ہے - اور کھاد بھی
کام آتی ہے - آبادی کے آس پاس کھاد کی جگہ
آدمیوں کا میلا بھی بہُت ڈالا جاتا ہے - اِس کو
گیہوں - گنّے اور سب قسم کے پھل اور ترکاریوں
کے لیئے بہُت اچھا سمجھتے ہیں - اِس سے فصل جلدی
تیار ہو جاتی ہے - پنجاب میں گھوڑوں کی لید کھاد
کے لیئے اِستعمال نہیں کی جاتی - وِلایت میں اِس

٥ یعنی زمین میں کھاد پڑتی ہے - تو کھیت بنتا ہے - نہیں
بِالکل ریتا ہے ۔

کو بہت مفید جانتے ہیں۔ اس سے فصل خوب زر
ہوتی ہے۔ اور پک بھی جلدی جاتی ہے۔ درختوں کے
گرے ہوئے پتے مکئی۔ شلغم۔ آلو اور کپاس ہی اور چیزوں
کے لئے اچھے ہوتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں کی مینگنیاں
موٹھ۔ مٹر۔ گیہوں اور چنوں کے واسطے نہایت
مفید ہیں۔ اور گوبر کے سوا ہر قسم کا کوڑا
کرکٹ۔ بچا کھچا چارہ اور اور کتنی ہی گلی سڑی چیزیں
کھاد کے کام آسکتی ہیں۔ کھیت میں کھاد نہ ڈالی
جائے۔ تو پانچ چھ سال میں زمین کم زور
ہو جاتی ہے۔ پوری پیداوار نہیں ہوتی۔ ہر سال
کھیت میں کھاد پڑے۔ تو اُس کی طاقت بنی رہتی
ہے۔ اس میں فصل اچھی ہوتی ہے۔ کھاد کچی نہیں
ڈالنی چاہیے۔ کھیت میں سڑیگی۔ تو کیڑے پیدا ہونگے
اور ننھے پودوں کو کھا جائینگے۔ کھیت میں کام
کرنا مشکل ہو جائیگا۔ کھاد ڈال کر ایک دو دفعہ
ہل چلا دیتے ہیں۔ اس سے کھاد مہین ہو کر
مٹی میں مل جل جاتی ہے۔ اور پودوں کی خوراک
بنتی ہے۔ جب کھاد مٹی میں خوب مل جاتی ہے
تو کھیت کو پانی دیا جاتا ہے۔ کہ کھاد گھل مل کر

خوبزمین میں رچ جائے +

کے بھائی زمیندار ! ہمیں تمہاری ایک بات پسند نہیں

چھوڑائی - اگر برا نہ مانو - تو ہم صاف صاف کہ دیں +

ضیلدار صاحب ! ضرور کہئے - میں ہرگز برا نہیں ماننے کا +

یت بھائی - تم سب قسم کی کھاد کا کھیت کے ایک کونے

کوڑا پہ ڈھیر لگا دیتے ہو - اس سے تو بہت نقصان

بہزہونا ہوگا + دھوپ میں کھاد سڑتی رہتی ہے - اس

تہ ڈالی اثر اڑ جاتا ہے - اگر مینہ پڑ جاتا ہے - تو اس

ہوکا اچھا حصہ پانی میں گھل مل کر بہ جاتا ہے -

سال ہماری سمجھ میں نہیں آتا - کہ اس میں کیا خوبی ہے

ں تہتو ولایت میں تو ہمیشہ کھاد کسی چھپر کے نیچے جمع کرتے

نہیں ہیں - اور اکثر نیچے پکا فرش بنوا دیتے ہیں - کہ کھاد

ہونگے کا کوئی جزو زمین میں بھی نہ چلا جائے خشک موسم

ں کاہیں اس پر تھوڑا پانی بھی چھڑک دیتے ہیں -

و دخواس سے کھاد گھل جاتی ہے - اور پھر کھیت میں

و کر ڈالنے کو اچھی ہوتی ہے + صاحب ! بات تو درست

ھوراک ہے - پر کیا کریں - ہمارے باپ دادا سے یہی ہوتی

ہے آئی ہے - پرانے رواج کو چھوڑنا کوئی آسان کام

رل کہیں - ہمارے لڑکے اب زمینداری مدرسوں میں

پڑھنے لگے ہیں۔ وہ بڑے ہونگے۔ تو اِن باتوں کو سمجھ جائینگے۔ اور آپ ہی چھوڑ دینگے +

کھیت کو پانی دینا

زمین اوہ رانی۔ جس دے سرتے پانی

کھیتی کو پانی کا بڑا سہارا ہے۔ پانی کے بغیر کوئی فصل پیدا نہیں ہو سکتی۔ کسی کھیت میں کنواں کھدا ہوا ہے۔ کہیں ڈھینگلی سے پانی نکالتے ہیں۔ کہیں رہٹ چلاتے ہیں۔ کہیں چرس سے پانی کھینچتے ہیں۔ بیتہ نہ بڑے۔ تو آٹھ پہر کنواں چلاتے رہتے ہیں۔ بیلوں کی اچھی جوڑی کوئی زمین پر کنواں چلا سکتی ہے۔ کوئی ایک بیگھہ زمین سینچی جاتی ہے۔ بعض جگہ کوئیں کا پانی بہت نیچے ہوتا ہے۔ وہاں چرسے ہی سے پانی نکالتے ہیں۔ جن زمینوں کو کوئیں کا پانی ملے۔ وہ چاہی زمینیں کہلاتی ہیں۔ کنواں کھدوانے میں خرچ بہت ہوتا ہے۔ پھر اس میں سے پانی نکالنے کے لئے بیل ہونے

چاہئیں - ایک دو آدمی بھی ضرور ہوں - اس لئے ہماری سرکار نے بہت سا روپیہ خرچ کر کے بڑے بڑے دریاؤں میں سے نہریں نکلوائی ہیں - ان نہروں اور نالوں سے بہت فائدہ ہوا ہے - کھیتوں کو تھوڑے خرچ پر پانی مل جاتا ہے - ان زمینوں کو نہری زمینیں کہتے ہیں - یہاں زمیندار کبھی کبھی لالچ میں آ کر کھیت میں بہت پانی دے دیتے ہو - اس سے انہیں اُلٹا نقصان ہوتا ہے - بہت پانی سے فصل گل جاتی ہے - کئی طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - جب پانی سوکھ جاتا ہے - تو زمین بہت سخت ہو جاتی ہے - کبھی کبھی کلّر بھی پیدا ہو جاتا ہے - بہت پانی دینے سے کچھ فائدہ نہیں - جو کھیت دریا کے کنارے پر ہوتے ہیں - اُن کو پانی کی بہت ضرورت نہیں - اُن کو دریا کے پانی کی سیلابی خود پہنچتی رہتی ہے - اس لئے ان زمینوں کو سیلابہ کہتے ہیں - دریا کا کنارہ بہت اونچا ہو - تو کبھی کبھی جھلار لگا کر زمین کو پانی دیتے ہیں - جو زمینیں دریاؤں اور نہروں سے دور ہوتی ہیں -

اُن میں کُواں کھودنا بہت مُشکِل ہوتا ہے۔ اِن زمینوں کا گُزارا مینہ پر ہوتا ہے۔ برسات اچھی ہو جائے۔ تو فصل بھی اچھّی ہو جاتی ہے۔ یہ بارانی زمینیں کہلاتی ہیں۔ بس اب تُم نے دیکھ لیا۔ کہ کھیتی کے لِئے پانی کی بہُت ضرورت ہوتی ہے۔ کِسی زمین میں کُوئیں کھُدواتے ہیں۔ کِسی کو نہر کا پانی دیتے ہیں۔ کوئی دریا کے پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ اور کِسی کو مینہ کا آسرا ہے۔ میاں زمینّدار! اپنی کھیتی کو ٹھیک وقت پر پانی دِیا کرو۔ اپنے کھیت میں پہلے ہی سے چھوٹی چھوٹی کیارِیاں بنا لو۔ کہ ساری زمین خُوب سینچی جائے۔ جو لوگ پانی دینے میں سُستی کرتے ہیں۔ وُہ فصل کے وقت ہاتھ مَلتے رہ جاتے ہیں۔

کِسان کھیت میں بیج ڈال رہا ہے

پورا بادشاہ۔ کیرا وزیر۔ تے چھٹّا فقیر

گیہوں کھیتوں میں کیوں ڈال رہے ہیں؟ جانور

کھا جائینگے - پھر کس کام آئینگے ؟ نہ ڈالیں - تو کیا کریں ؟ کھیت میں ہل چلایا - کھاد ڈالی - محنت اٹھائی - یہ سب جتن گیہوں کے پیدا کرنے کے واسطے کیا ہے - یہ دانے کچھ دنوں میں پھوٹ آئینگے - پہلے باریک باریک سوئیاں سی دکھائی دینگی - پھر سارا کھیت ہرا بھرا ہو جائیگا - بوٹے بڑے ہوکر پکینگے - جہاں ایک من گیہوں ڈالے تھے - کوئی بیس من پیدا ہو جائینگے - کتنا بڑا فائدہ ہے - بیج ہمیشہ اچھا ہونا چاہیئے - دانے موٹے اور نوکدار ہوں - تو گیہوں اچھے پیدا ہونگے - آؤ ! ذرا دیکھیں - کسان کس طرح بیج بوتا ہے - دیکھنا - کسان آہستہ آہستہ ہل چلا رہا ہے - ہل کے ساتھ بانس کی نالی بندھی ہے - اس نالی میں گیہوں کے دو دو تین تین دانے ڈالتا جاتا ہے - یہ سب دانے کھیت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر گرتے جاتے ہیں - اکٹھے نہیں گرتے - کہ سارے کھیت میں برابر کھیتی ہو - اس سے فصل بھی بہت اچھی ہوتی ہے - اور کاٹنے میں بھی آسانی ہوتی ہے ؂

اِس طریقے کو زمیندار لوگ پورا کہتے ہیں۔ جب سارے کھیت میں بیج ڈال چکتے ہیں۔ تو اِس پر پٹیلا پھیر دیتے ہیں۔ کہ دانے مٹی میں چھپ جائیں۔ کتنے ہی کسان نالی سے بیج نہیں ڈالتے۔ مٹھی سے ہی چھڑک دیتے ہیں۔ اِس سے بیج آسانی سے ڈالا جاتا ہے۔ مگر فصل بہت اچھی نہیں ہوتی۔ کہیں چھدری ہوتی ہے۔ اور کہیں گھنی۔ اِس طریق کو پنجابی میں چھٹا کہتے ہیں۔ چھٹے سے اکثر ایسی فصلیں بوئی جاتی ہیں۔ جو جانوروں کے چارے کے کام آئیں۔ کبھی کبھی ایک آدمی کھیت میں ہل چلاتا جاتا ہے۔ اور دوسرا آدمی ہاتھ سے اُس کے پیچھے پیچھے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بیج ڈالتا جاتا ہے۔ اور بعد میں سُہاگہ پھیر دیتے ہیں۔ اِس طریقے کو کیرا کہتے ہیں۔ اِن میں سے اچھا طریقہ پورا ہے۔ کیرا اُس سے دوسرے درجے پر ہے۔ اور سب سے خراب چھٹا ہے۔ سب اناج ایک ہی طرح نہیں بوئے جاتے۔ کسی جنس کو کسی طریق سے بوتے ہیں۔ اور کسی کو کسی طریق سے کبھی

لہ پنجابی سُہاگہ۔

کبھی بیج کو کھیت میں ڈالنے سے پہلے پانی یا گائے کے پیشاب میں بھگو رکھتے ہیں۔ اِس سے بیج کا چھلکا نرم ہو جاتا ہے۔ بیج جلدی پھوٹ آتا ہے۔ اور اُس کو کیڑا بھی نہیں لگتا۔ بچّو! جب تم بڑے ہو جاؤ۔ تو ایک بات کا ضرور خیال رکھنا۔ ہمیشہ موٹا اور ستھرا بیج ڈالنا اور اچھی طرح بونا۔ مثل مشہور ہے۔ جیسا بوؤ گے۔ ویسا ہی کاٹو گے۔

نلائی اور تال

جتنی گوڈی[۱] ۔ اُتنی ڈوڈی[۲]

یہ آدمی کپاس کے کھیت میں کیوں بیٹھے ہیں؟ اپنے اپنے کھرپوں سے زمین کیوں کھودتے ہیں؟ یہ نلائی کر رہے ہیں۔ جب کھیت میں

[۱] کھیت میں جس قدر گوڈی کی جائے۔ اُسی قدر پھل زیادہ ہوگا۔

[۲] پنجابی گوڈی۔

پودے نکل آتے ہیں۔ تو اُن کے ساتھ ساتھ نکمّا
گھاس پات بھی اُگ آتا ہے۔ عقل مند کسان
اِسے کھُرپوں سے کھود کر نکال ڈالتے ہیں۔
نہ نکالیں۔ تو فصل اچھّی نہیں ہوتی۔ پودوں کو
پُوری پُوری خوراک نہیں مِلتی۔ کھیت میں کھاد
ڈالیں۔ تو آدھی گھاس چٹ کر جاتی ہے۔ کھیت
کو پانی دیں تو کُچھ گھاس پی جاتی ہے۔ اور تھوڑا سا
پودوں کے کام آتا ہے۔ نہ پودوں کو اچھّی طرح
دُھوپ لگتی ہے۔ نہ ہوا۔ ایسا نہ کریں۔ تو زمین جلدی
خُشک اور سخت ہو جاتی ہے۔ دیکھتا! کیسی ہوشیاری
سے تال کر رہے ہیں۔ کہ کوئی پودا گھاس کے ساتھ
نہ اُکھڑ جائے۔ پودوں کے آس پاس کی زمین
بھی نرم کرتے جاتے ہیں۔ اِس سے پودوں کی جڑیں
اچھّی طرح پھیل سکینگی۔ زمین میں پانی رچ جائیگا۔
پودے جلدی بڑھینگے۔ پھل بھی اچھّا ہوگا۔ چھوٹے
چھوٹے پودوں کے آس پاس کُچھ کھاد بھی ڈالتے جاتے ہیں۔
کہ یہ بھی جلدی بڑھیں۔ جہاں کہیں پودوں کا
گچھّا دیکھتے ہیں۔ اِن میں سے چھوٹے چھوٹے
پودے اُکھیڑ ڈالتے ہیں۔ کہ باقی پودے جلدی

بڑھ جائیں - اور خوب پھیلیں - بہت سے پودوں کی جگہ ایک دو بڑے پودے ہوں - تو وہ جلدی اُگتے ہیں - اور اُن میں پھل بھی عمدہ اور موٹا ہوتا ہے - تم جانتے ہو - روٹی تھوڑی ہو - اور کھانے والے بہت سے - تو سب کے سب بھوکے رہینگے - اِسی طرح بہت سے پودے ذرا سی جگہ میں اِکٹھے لگے ہوئے ہوں - تو اُن میں سے کوئی بھی اچھی طرح نہیں پھلیگا - کھیت میں جتنی زیادہ نلائی اور تال کریں - اُتنی ہی فصل اچھی ہوتی ہے - کپاس کے کھیت میں اکثر تین چار بار نلائی کرتے ہیں - مکئی اور گنّوں کے لئے سات آٹھ بار - دو تین دفعہ کی تال سے کام نہیں نکلتا - اِن باتوں کا ہمیشہ خیال رکھنا - اِن چھوٹی چھوٹی باتوں سے کسانوں کو بڑے بڑے فائدے ہوتے ہیں - فصل اچھی ہوتی ہے - کسان کو اپنی محنت کا پھل ملتا ہے - چھوٹی عمر میں اِن باتوں کو سیکھ لوگے - تو بڑے ہوکر آرام پاؤگے ۔

مینہ

وقت[1] ؔ کا ایک ۔ نہ کُوقت کا سو

دیکھو ۔ پُورب سے کیسی کالی گھٹا اُٹھی ہے ۔ یہ بن برسے نہ رہیگی ۔ کیسی آن کی آن میں ہمارے سر پر آ پُہنچی ۔ لو وُہ بُوندا باندی ہونے لگی ۔ کسانوں کے دِل باغ باغ ہو گئے ۔ جانتے ہیں ۔ کہ اگر جم کر برس گیا ۔ تو فصل بہت اچھی ہو جائیگی ۔ کھیتی کو مینہ کا ہی بڑا سہارا ہوتا ہے ۔ سارا اساڑھ گزر گیا تھا ۔ ایک ایک بُوند پانی کو ترس رہے تھے ۔ اب بارِش وقت پر ہوگئی ہے ۔ اگر ساون میں بھی مینہ نہ ہوتا ۔ تو فصلوں کا بڑا نُقصان ہو جاتا ۔ دو چار دن زور سے برس جائے ۔ تو بیڑا پار ہے ۔ اِس وقت کی بارِش فصل کے لِئے اِکسیر ہے ۔ ایسے وقت

---

[1] وقت کی ایک بارِش بے وقت کی سو بارِشوں سے بہتر ہے ۔

ہیں تو ایک ایک بُوند سونے کی سمجھی جاتی ہے۔
ہاں جب فصل پک جاتی ہے۔ تو مینہ برسنے سے
نُقصان ہو جاتا ہے۔ فصل بھی خراب ہو جاتی ہے۔
اَور اُس میں طرح طرح کی بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی
ہیں۔ کبھی پھپھوندی لگ جاتی ہے۔ تو بالوں
میں دانے خراب ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح بارِش
کے نہ ہونے سے بالوں میں دانے سُوکھ کر
زِیرے کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اب جم کر بارِش
ہو جائیگی۔ تھوڑے دِن کوئیں چلنے بند
رہینگے۔ بیچارے کِسان جو رات دِن کھیت
میں پانی دیتے دیتے تھک گئے تھے۔ چار دِن
سستا لینگے۔ بیلوں کو بھی آرام مِلیگا۔ تازہ دم
ہو جائینگے۔ جنگل میں چارہ بھی بہُت ہو جائیگا۔
سب پیٹ بھر کر کھائینگے۔ دُودھ دہی سمیٹا نہ سمٹیگا۔
کِسانوں کے ہاں دِن عید رات شب برات ہو جائیگی۔
پنجابی کہاوت ہے۔ وسّے ہاڑ ساون۔
سارے رَج رَج کھاون۔ ایک آدھ مہینہ
اَور بھی پچھلے بارِش ہو جاتی ہے۔ تو کِسان
مالا مال ہو جاتے ہیں۔ اَور اُن کو اَیسی خوشی

ہوتی ہے۔ جیسے کسی کو پہلا بیٹا پیدا ہونے کی ۔ جاڑے میں بھی دو رتین اچھے مینہ ہو جائیں ۔ تو کسان سچ مچ اپنے تئیں بادشاہ سمجھنے لگتا ہے۔ اب اس کو کسی کی پروا نہیں ۔ مہاوٹ کے مینہ سے زمین کو بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔ مٹی نرم اور باریک ہو جاتی ہے۔ فصل بہت اچھی ہوتی ہے۔ کسان کہتے ہیں ۔ مینہ پیا سیال ۔ کدے نہ ہووے کال ٭

ڈولیں لگانا

گرمی گئی ۔ برسات آئی۔ دیکھنا ! کیا کالی گھٹا اُٹھی ہے۔ یہ برس کر ہی رہیگی ۔ زمیندار کیوں بھاگے چلے جاتے ہیں ؟ بھاگیں نہیں ۔ تو کیا کریں ۔ مینہ برسنے والا ہے ۔ جا کر کھیت کے چاروں طرف ڈولیں بنائینگے ۔ مینہ کا سارا پانی کھیت میں جمع رہیگا ۔ اور آہستہ آہستہ زمین میں بیٹھ جائیگا۔ کچھ اب کام آئیگا ۔ کچھ جاڑے کی فصل میں کام آئیگا ۔ اب بند نہ باندھیں۔

تو سب پانی بہ کر نِکل جائے۔ کھیتی مینہ کے پانی
کو ترس رہی تھی۔ اب اِس میں جان پڑ جائیگی۔
بیچارے زمیندار کِس کِس کھیت کو کوئیں کا پانی
دیں۔ اگر دیں بھی۔ تو اِس قدر فائِدہ کہاں۔
جِس قدر مینہ کے پانی سے ہوتا ہے۔ دیکھو
کِسان کیسی محنت کر رہا ہے۔ سارا پانی بہہ کر
لے رہا ہے۔ میاں کِسان! بینڈ خوب چوڑی
اور اُونچی باندھنا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اب ذرا سی
محنت سے جی چُراؤ۔ اور پیچھے پچھتاؤ۔ مینہ زور
کا پڑا۔ تو تمہاری بینڈ ٹوٹ جائیگی۔ اور سارا
پانی نِکل جائیگا۔ اور تمہارا بڑا نُقصان ہوگا۔
اگر پہلے ہی سے اپنے کھیت کے گِرد ڈول
بنا دیتے۔ تو کیا ہی اچھّا ہوتا۔ اب ہوا اور
مینہ میں تکلیف نہ اُٹھانی پڑتی۔ وقت پر کام
کرنا بہت اچھّا ہوتا ہے۔ جو کِسان وقت پر
کام نہیں کرتے۔ وُہ بڑی تکلیف اُٹھاتے ہیں۔
کبھی فصل سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اور
بھُوکے مرتے ہیں۔

موسموں کا بدلنا

سُورج تپّے۔ کھیتی پکّے

سیال[۲] دا کورا رُوڑی دا بورا

یہ کیا تماشا ہے۔ کبھی رات ہے۔ کبھی دِن۔ کبھی گرمی سے دِق ہو جاتے ہیں۔ زمین آسمان تپنے لگتے ہیں۔ دِن بھر لُوئیں چلتی ہیں۔ کبھی سردی سے ٹھٹھرتے رہتے ہیں۔ پالا پڑتا ہے۔ یخ جمتی ہے۔ کبھی ایک بُوند پانی کو جی ترستا رہتا ہے۔ مہینوں بادل نظر نہیں آتا۔ کبھی ایسا مُوسلا دھار مینہ برستا ہے۔ پرنالے دھائیں

---

۱ جتنی سُورج کی گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اُتنی ہی فصل اچھّی پکتی ہے ؛

۲ سردی میں اگر ایک دفعہ بھی پالا پڑے۔ تو زمین کو اُتنا ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ جتنا اُس میں ایک بورا کھاد ڈالنے سے ہوگا ؛

دھائیں گرجتے ہیں۔ موریاں چلنے لگتی ہیں۔ دریا
چڑھ جاتے ہیں۔ بادل ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔
دنوں سورج کا منہ نہیں دکھائی دیتا۔ کبھی
چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ کبھی
درختوں کے پتے تک بھی جھڑ جاتے ہیں۔ سب
ٹنڈ منڈ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ بچو! یہ سب باتیں
ہمارے تمہارے آرام کے لئے بنائی گئی ہیں۔
اِن سے ہمیں بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ دن بھر کام
کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ رات کو سو رہتے
ہیں۔ دوسرے روز پھر کام کے لئے تازہ دم
ہو جاتے ہیں۔ کسی فصل کے واسطے زیادہ گرمی
کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کسی کے لئے کم۔
کوئی چیز گرمی کے موسم میں پیدا ہوتی ہے۔
اور کوئی سردی کے۔ برسات کا موسم آتا ہے۔
تو ہمارے کھیتوں کو خوب پانی مل جاتا ہے۔
ہر طرف ہریاول دکھائی دیتی ہے۔ پت جھڑ کے
موسم میں فصلیں پک کر کاٹی جاتی ہیں۔ ساری
بناسپتی کا چولا بدل جاتا ہے۔ اگلے پتے جھڑ
جاتے ہیں۔ نئے پتے نکل آتے ہیں۔ گرمی نہ ہو۔

تو فصل کیونکر پکتے - پالا نہ پڑے - تو زمین کیونکر نرم ہو - ایک ہی موسم رہتا - تو جی اکتا جاتا - اتنی کھانے پینے کی چیزیں کیونکر پیدا ہوتیں - ہمارے عیش و آرام کے اسباب کہاں سے آتے ؟ گرمی کا موسم آتا ہے - مکئی - جوار - باجرا - دھان - ماش - مونگ - موٹھ کے بونے کی تیاری ہوتی ہے - کسی کو ایک آدھ مہینہ پہلے بو دیتے ہیں - اور کسی کو پیچھے - برسات میں یہ ساری فصلیں پک کر تیار ہو جاتی ہیں - اور بہت جھڑ کے موسم میں پک کر کاٹی جاتی ہیں - ان فصلوں کو ساؤنی کہتے ہیں - سردی آتی ہے - تو گیہوں - چنے - جو - السی - تارا میرا[1] - مٹر - مسور بوئے جاتے ہیں - اور چیت بیساکھ میں کاٹ لیتے ہیں - ان فصلوں کو ہاڑھی[2] کہتے ہیں - ترکاریوں میں سے گوبھی - گاجر - مولی - شلجم - ساگ ہاڑھی میں ہوتے ہیں - اور کدو - توری - بینگن ساؤنی میں - تمباکو - خربوزہ اور تربوز یہ دونو فصلوں کے بیچ میں

---

[1] ہندوستان میں اس کو ترا کہتے ہیں +

[2] ہندوستان میں ساڑھی کہتے ہیں +

پَیدا ہوتے ہَیں۔ پھاگن۔ چَیت میں بِیج ڈالتے ہَیں۔
اَور برسات سے پہلے ہی پک کر تیّار ہو جاتے
ہَیں۔ آلُو دونو موسموں میں پیدا ہو سکتا ہے۔
یہ اکثر ہاڑی کے ساتھ بویا جاتا ہے۔ دیکھو
اگر موسم نہ بدلتا رہتا۔ تو ہمیں اِتنی اچھّی اچھّی
چیزیں کہاں سے نصیب ہوتیں۔ پس یاد رکھو۔
خُدا کا کوئی کام حِکمت سے خالی نہیں ❊

کِسان کا لڑکا کھیت کے مچان پر بیٹھا ہے

دیکھو! کِسان کیسا خُوش ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو۔
اِس کی فصل پک گئی ہے۔ کھیت کو دیکھ دیکھ کر
پھُولا نہیں سماتا۔ اے لو! چِڑیوں کے جھُنڈ
کے جھُنڈ کھیت پر آن اُترے۔ بالوں کا بہُت
نُقصان کر دیتے ہَیں۔ بٹیریں بھی آ پہُنچیں۔ طوطے
تو ڈال ڈال پات پات پھرتے ہَیں۔ جہاں بَیٹھتے ہَیں۔
وہیں بالیں کُتر کُتر کر ڈھیر لگا دیتے ہَیں۔ جب
کِسان کوئی کُتری ہُوئی بال دیکھتا ہے۔

اُس کا دِل دُکھ جاتا ہے۔ سچ ہے۔ ایک ایک
پَودے پر اِس کا پسینہ بہا ہے۔ اِسی لیئے
کِسان چِڑیوں۔ طوطوں کو کھیت میں سے اُڑاتا
ہے۔ اگر نہ اُڑائے۔ تو سارے کھیت کو اُجاڑ دیں۔
دیکھو کھیت کے اندر ایک لکڑی گاڑ رکھّی ہے۔
اِس کے اُوپر ایک کالا کپڑا باندھ رکھّا ہے۔
اِس کو دیکھ کر پرِندے ڈرتے ہیں۔ اور اُس
کے کھیت میں نہیں اُترتے۔ کھیت کے بیچ میں
چار موٹی موٹی لکڑیاں گاڑ کر اِس پر مچان
باندھ رکھّا ہے۔ مچان پر کِسان کا لڑکا بَیٹھا
ہے۔ اُونچے سے دیکھ رہا ہے۔ ہاتھ میں گوپھیا
اور غُلیل ہے۔ جھولی میں غُلّے بھرے ہیں۔
جہاں کہیں جانور کھیت میں اُترا۔ اور اُس
نے جھٹ غُلّہ مارا۔ اور ساتھ ہی للکارا۔ پھر
کیا مجال جو جانور بَیٹھا رہے۔ صُبح سے شام تک
اِس کا یہی کام ہے۔ سارے دِن کی دُھوپ جھیلتا
ہے۔ اِتنی تکلیف نہ اُٹھائے۔ تو اناج کیونکر بچے۔
اور پیٹ بھر کے کھانے کو کہاں سے مِلے؟

فصل کاٹنا

آئی میکھ - ہری نہ ویکھ

اے لو - چیت کا مہینہ آ پہنچا - کھیتوں کا رنگ پلٹنے لگا - کسانوں کی اُمنگیں اُبھرنے لگیں - سب اپنی اپنی لہلہاتی ہوئی کھیتی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں - ہر ایک اپنی فصل کاٹنے کی دُھن میں ہے - تھوڑے دنوں بعد کٹائی ہونے لگیگی - سب کو بارش کا خوف ہے - چاہتے ہیں - کہ فصل جلدی کٹ جائے - اب اناج کے دام بھی اچھے ملینگے - آندھی مینہ کا فکر بھی مٹ جائیگا - موچی - لہار - کمہار - بڑھئی سب آنے لگے - چودھری جی چودھری جی کی آوازیں سنائی دینے لگیں - اب تو کٹائی کی تیاری ہو ہی گئی - کوئی درانتیاں تیز کر رہا ہے - کوئی رسا بٹ رہا ہے - کوئی بھوسے کے لئے تنگڑ بن رہا ہے - لو اب اچھا دن دیکھ کر کٹائی شروع کر دی - ڈھول بج رہے ہیں - ڈھول کی

آواز سے مست ہوکر مزدور کام زیادہ کرتے ہیں۔
کام کرنے والو! کام اچھی طرح کرنا۔ زمیندار کا
نقصان نہ ہو۔ وہ تمہیں خوش کریگا۔ دیکھو۔ تمہارے
پینے کے لئے لسی اور گڑ کا شربت تیار ہے۔
شام کو جاتے وقت تمہیں دو دو تین تین پولے
دیگا۔ ان میں سے بارہ چودہ سیر اناج نکل آئیگا۔
کھیت کو جڑ کے پاس سے کاٹنا۔ کہ بھوسا زیادہ
نکلے۔ یہ بھی خیال رکھو۔ کہ دانے جھڑ نہ جائیں۔
اسی لئے تو کھیت کو کچھ دن پہلے کاٹنے لگے ہیں۔
فصل بہت پک جاتی ہے۔ تو دانے جھڑ جانے کا
ڈر ہوتا ہے۔ میاں زمیندار! دو ایک بیگھ کھیت
چھوڑ دو۔ اس کو پندرہ بیس دن کے بعد کاٹنا۔
اس میں سے اچھے پکے دانے نکلینگے۔ ان کو
اگلے سال کے بیج کے لئے رکھ چھوڑنا۔ تمہارا بیج اچھا
پکا ہوا ہوگا۔ تو فصل بھی اچھی پیدا ہوگی۔
لو کھیت کٹ چکا۔ اب کھلیان بنا رہے ہیں، دیکھنا!
کوئی دشمن داؤں پاکر آگ نہ لگا جائے۔ دس پندرہ
دن کی دھوپ کھلیان کو سکھا دیگی۔ پھر دائیں[1] چلائینگے۔

[1] پنجابی گاہ

بالیں[۱] بیلوں کے پاؤں سے کچلی جائینگی - دانے
نکل پڑینگے - پھر اُسے چھاجوں میں بھر بھر کر
برسائینگے - دانے الگ ہو جائینگے - بھس الگ ہو جائیگا -
دیکھو! کسان اب کیسے خوش ہیں - پھولے نہیں
سماتے - کمیروں کو بھی دے کر خوش کر دیا ہے -
اب کچھ اناج بیج ڈالینگے - کچھ گھر لے جائینگے -
سال بھر کی محنت کا پھل کھائینگے - جو آدمی
محنت سے کام کرتا ہے - اُسے اچھے کسان کی
طرح پھل ملتا ہے - بچّو! تم بھی کام کرنا سیکھو -
اور محنت کا مزہ چکھو +

ٹڈّی

ذرا اِدھر دیکھنا - یہ ننّھے پرندوں کے
جھنڈ کے جھنڈ کہاں سے آ رہے ہیں ؟ ایک بادل سا
چھا گیا ہے - یہ ٹڈّی دل ہے - خدا خیر کرے -
اُوپر ہی اُوپر گزر جائے - تو اچھّا ہے - اگر اُتر پڑی -
تو گیہوں کا بہت نقصان ہوگا - تھوڑے سے ہی
دنوں میں چٹ کر جائیگی - اِس چھوٹے سے پیٹ

[۱] پنجابی سٹّے +

میں اِتنا کیونکر سماتا ہوگا۔ اے لو۔ کِسان اپنے اپنے
کھیتوں کی طرف دَوڑے جاتے ہیں۔ ڈھول بجاتے
ہیں۔ چادریں ہِلاتے ہیں۔ اَور شور و غُل مچاتے ہیں۔
کِہ ٹڈّی دل اُتر نہ پڑے۔ اَور ڈر کے مارے اُوپر
سے گُزر جائے۔ بَیٹھ جائے۔ تو پھر اُس کا نِکالنا
بہُت مُشکِل ہو جاتا ہَے۔ یہ پھلوں اَور ترکارِیوں
کی بڑی دُشمن ہَے۔ اَور کُچھ نہ مِلے۔ تو درختوں
کی سبز ٹہنیوں تک نہیں چھوڑتی۔ جاتے وقت
ایک ایک ٹڈّی ساٹھ کے قرِیب انڈے دے جاتی
ہَے۔ ہوشیار کِسان شرُوع ہی سے بچّوں کی
تلاش کرتے ہیں۔ اَور ڈھیر کے ڈھیر جمع
کرکے جلا دیتے ہیں۔ یا زمین میں دبا دیتے ہیں۔
اِس مُوذی پر ترس کھانا اچھّا نہیں +

ہماری سرکار بھی اِس نیک کام میں مدد دیتی
ہَے۔ جو لوگ انڈے اِکٹھّے کرکے لاتے ہیں۔ وہ
سرکار سے اِنعام پاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے
ٹڈّیوں کو بڑی خوشی سے پکڑتے پھرتے ہیں۔
گویا اُن کے دِل بہلانے کے لِئے ایک کھِلونا مِل
گیا ہَے۔ اِن بیچاروں کو کیا معلُوم کِہ یہ ہماری

جان کی دُشمن ہیں - ہماری فصلوں کو برباد کر دیتی ہیں - اور ہمارے دِل کی اُمنگوں کو خاک میں مِلا دیتی ہیں - کبھی غریب لوگ اِن کو بھون کر بڑی رغبت سے کھاتے ہیں ٭

مویشی کا پالنا

دھن گاے کا جایا[۱] - جِس نے سارا مُلک بسایا

مویشی زمیندار کی دولت ہیں - وہ اُس کے بہت کام آتے ہیں - کہیں وُہ اِن سے چرسا کھینچتا ہے - کہیں کُواں چلاتا ہے - کبھی ہل جوتتا ہے - کبھی کھیت سے فصل لاد کر لاتا ہے - کبھی کولھو چلاتا ہے - مویشی کا گوبر اور پیشاب کھاد کے کام آتا ہے - گاے بھینسیں دُود دیتی

[۱] گاے کا جایا - اِس سے مُراد بَیل ہے - جو زمیندار کے واسطے سب سے زِیادہ کام کا جانور ہے ٭

ہیں- اِس سے دہی- چھاچھ اور مکھن بناتے ہیں-
میاں زمیندار! تم اپنے مویشی سے بہت سخت
کام نہ لیا کرو- سخت کام سے مویشی کم زور
ہو جاتے ہیں- اور جلدی مر جاتے ہیں- تم کو
اپنے جانوروں سے محبّت رکھنی چاہیئے- پیار سے
وُہ زِیادہ کام کرتے ہیں- اُن کو بہت مت مارو-
اُن کو بھی تمہارا سوٹا سخت لگتا ہے- تمہارے
مویشی تندرُست اور مضبُوط ہونگے- تو تم اُن سے
بہت کام لے سکوگے- جو بَیل یا بھینسے دُبلے اور
مریل سے ہو جاتے ہیں- وُہ نہ ہل کا کام اچھّا
دے سکتے ہیں- نہ کوئیں کا- اچھّے کِسان اپنے
مویشی کا بہت خِیال رکھتے ہیں- جانتے ہیں- کہ
جِس طرح ہم اچھّا کھانا کھا کر خُوش ہوتے ہیں-
اُسی طرح ہمارے چارپائے بھی اچھّا چارہ کھا کر
خُوش ہونگے- اِس لِئے وُہ اُن کے واسطے سُتھرا
چارہ تلاش کرتے ہیں- اور اُن کو کھلاتے ہیں-
اُن کو کبھی بھُوکا نہیں رہنے دیتے- اور گندا پانی
نہیں پینے دیتے- تمہارے جانور جِتنا زِیادہ چارہ
کھائینگے- اُتنا ہی زِیادہ کام دینگے- سبز گھاس-

جوار۔ گیہوں۔ شلجم اِن کے لئے بہت اچھی غذا ہے۔
مویشی کے باندھنے کا مکان بھی صاف اور ہوا دار
ہونا چاہیئے۔ خراب مکان میں جانور کم زور اور
بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر اِن کے نیچے درختوں کے
پتّے بچھائے جائیں۔ تو بہت اچھا ہے۔ اِن کو اِس
نرم بچھونے سے بہت آرام ملتا ہے۔ اور پھر یہ
پتّے بہت عُمدہ کھاد کا کام دیتے ہیں۔ کبھی کبھی
اُن کو کھلا چھوڑ دینا بھی اچھا ہوتا ہے۔ اگر کسی جانور
کو مُنہ کھر کی بیماری ہو جائے۔ تو فوراً اُس کو اور
جانوروں سے الگ کر دینا چاہیئے۔ نہیں تو ایسی
بیماریوں کی چھُوت سے اور جانور بھی بیمار ہو جائینگے۔
بیماری میں اِن سے کام لینا اچھا نہیں۔ بلکہ
اِن کا علاج کرنا مُناسب ہے۔ وہ بے زبان مُنہ
سے تو کچھ نہیں کہ سکتے۔ اِس لئے اِن کی تکلیفوں
کا تم کو آپ ہی خیال رکھنا چاہیئے۔ جاڑے کے
موسم میں باہر سردی میں بندھے رہنے سے بہت
جانور بیمار ہو جاتے ہیں۔ مویشی کو اندر گرم جگہ
باندھنے سے چارہ بھی کم خرچ ہوتا ہے۔ اور جانور
بھی تندرُست رہتے ہیں۔ پنجاب میں کھیتی باڑی کا

سب کام بَیل اَور بھینسوں سے لیا جاتا ہے۔ بھینسا دُھوپ میں جلدی ہانپ جاتا ہے۔ جب موقع رہے۔ پانی میں جا بیٹھتا ہے۔ مگر بَیل بڑا کام کا جانور ہے۔ یہ سُتھرا اَور ہلکا پُھلکا ہوتا ہے۔ بھینسے کی طرح بھدّا نہیں ہوتا۔ ہر موسم میں برابر کام دیتا ہے۔ بَیل نہ ہوتا۔ تو کھیتی کا کام بُہت مُشکل ہو جاتا۔ شاید اِسی لئے ہِندُو لوگ گائے اور بَیل کو پوِتّر مانتے ہیں +

باغ لگانا

صُبح کا سُہانا وقت ہے۔ چلو باغ کی سَیر کریں۔ آہا! کیا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ جان میں جان آتی ہے۔ ہری ہری گھاس کیا بھلی معلُوم ہوتی ہے۔ گویا سبز مخمل کا بچھونا بچھا ہے۔ سبز سبز پتّیوں پر سفید سفید اوس کے قطرے کیا بہار دے رہے ہیں۔ سبز مخمل کے فرش پر گویا موتی بکھرے ہُوئے ہیں۔ باغ کیا ہے۔ ایک بہشت کا نمُونہ ہے۔ اِس کو صِرف

سبز کی جگہ ہی نہ سمجھنا۔ اِس سے اور بہت سے
فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ رِقسم قِسم کے پھل اور
ترکاریاں اِس میں پیدا ہوتی ہیں۔ طرح طرح کے
میوہ دار درخت لگے ہوئے ہیں۔ باغ لگانے میں
تکلیف تو بہت ہوتی ہے۔ مگر تکلیف کے بغیر کوئی
اچھا کام نہیں ہوتا۔ روِشیں کیا سیدھی نکالی
ہیں! اِن کے دونو طرف میوہ دار درخت پھلوں سے
لدے کھڑے ہیں۔ دیکھو تو پیڑ کیا برابر فاصلے
پر لگائے ہیں۔ جب اِن کی شاخیں بڑھ جاتی
ہیں۔ اور آپس میں اُلجھنے لگتی ہیں۔ تو باغبان
اِن کو چھانٹ ڈالتا ہے۔ کہ پیڑوں کو ہوا اور
روشنی برابر پہنچتی رہے۔ جاڑے کے موسم میں پالے
سے بچانے کے لئے بعض چھوٹے چھوٹے نازک پودوں
کو سرکنڈوں سے ڈھانک دیتا ہے۔ بچارا باغبان
سارے دن اِسی کام میں لگا رہتا ہے۔ کبھی
ایک کملائے ہوئے پودے کو اُکھیڑتا ہے۔ اور
اُس کی جگہ دُوسرا پیڑ لگاتا ہے۔ کبھی ایک
پیڑ کا پیوند دُوسرے پیڑ میں چڑھاتا ہے۔
کبھی پھلواڑی کی طرح طرح کی کیاریاں بناتا ہے۔ یہ

جب پھُول کھلیں۔ تو لوگ اِس کی کاریگری دیکھیں۔ بعضے مالی تو غضب کرتے ہیں۔ پھُولوں کے پودے اِس ترکیب سے بوتے ہیں۔ کہ اُن کے پھُولوں سے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ آؤ اُن پھُولوں کے تختوں کی سیر کریں۔ جو سامنے نظر آ رہے ہیں۔ بھائی دیکھتے ہو۔ ایک رنگ کے پھُولوں کے برابر جو دُوسرے رنگ کے پھُول ہیں۔ وہ کیسے کھِلتے ہُوئے ہیں۔ اور دیکھو پھُولوں کے گملے بھی کِس ترکیب سے لگا رکھّے ہیں۔ واہ وا طرح طرح کے رنگوں کا میل کیا بہار دے رہا ہے۔ کہ دیکھ کر دِل باغ باغ ہوتا ہے۔

زمیندار کو نصیحت

واہی اُن دی۔ جِس دے گھر دے دانے

بھائی زمیندار! تمھارے پاس کوئی دو زمین

۱؎ یعنی کھیتی وُہی آدمی کر سکتا ہے۔ جِس کا بیج اپنا ہو۔ ساہُوکار سے قرض نہ لینا پڑے۔

سو بیگھہ زمین ہوگی - اس پر بھی تم اِتنے غریب ہو - مہاجن کی خوشامد کرتے رہتے ہو - سرکار کا معاملہ دینا ہو - تو اُس سے قرض لیتے ہو - آئے سال کھیتی کے لئے بیج تک تمہارے پاس نہیں ہوتا - اچھا بُرا بیج جیسا مل سکتا ہے - بو دیتے ہو - روپے کے چودہ آنے ملیں - تو بھی تم ذرا اُف نہیں کرتے - سُود پر سُود چڑھتا جاتا ہے - ایک سو روپے کے دو ڈھائی سو بن جاتے ہیں - تم حساب تک نہیں دیکھ سکتے - پھر جب فصل تیار ہوتی ہے - تو تم بڑے چودھری بن بیٹھتے ہو - ڈوم میراثی - بھانڈ سب آن پہنچتے ہیں - دو چار بار داتا داتا کہتے ہیں - تم پھولے نہیں سماتے - سمجھتے ہو - کہ آج تک کے راجا ہم ہی ہیں - ہم اِن بیچاروں کو کھانے کو نہ دیں - تو اور کون دیگا؟ کوئی ہمارے بھنڈار سے خالی نہ جائے - سب کو کچھ نہ کچھ دے دیتے ہو - یہ کوئی اچھی بات نہیں - تم اپنا نقصان کرتے ہو - اور اِن سب کو بیکار بناتے ہو + لین دین میں صاف رہو - اپنے مالک کے

ساتھ اچھا برتاؤ کرو - جہاں تک ہو سکے مقدمے کرنے سے پرہیز کرو - مقدمے میں اکثر زمیندار اُجڑ جاتے ہیں - اور اپنی زمین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں - اگر تم ہماری اِن دو چار نصیحتوں پر چلوگے - تو تم جلدی مالا مال ہو جاؤگے - اور اپنی برادری میں عزت پاؤگے - ہماری نصیحتوں کو مانو اور اِن پر عمل کرو - اب بھی وقت ہے - اُٹھو - آنکھیں کھولو - یہ وقت کھو بیٹھوگے - تو ہاتھ ملتے رہ جاؤگے - سرکار نے تمہارے فائدے کے لئے زمینداری مدرسے کھول رکھے ہیں - اپنے بچوں کو تعلیم دو - وُہ بڑے ہونگے - تو اپنی کھیتی کو خوب سنبھالینگے - اَے ہمارے غریب کسانو! خدا تمہیں مالدار کرے - اچھی راہ پر لائے - اور ہمیشہ خوشحال رکھے!

مِثالیں	قاعدے	نمبرِ شُمار
دیر- دے- دی +	حرُوفِ مکسُور کے نیچے دو جگہ کے سِوا سب جگہ زیر لِکھّا گیا- اوّل یائے مجہُول کے ماقبل- دُوسرے یائے معرُوف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	۷
شُکر	حرُوفِ مضمُوم کے بعد اگر واوِ مجہُول نہیں ہے- تو اُس پر پیش لِکھّا گیا +	۸
دُور	واوِ معرُوف کے ماقبل پیش لِکھّا گیا +	۹
زور	واوِ مجہُول کے ماقبل پیش نہیں لِکھّا گیا +	۱۰
صبر	الِف- واؤ اور یے کے سِوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے- اُس پر جزم لِکھّا گیا +	۱۱
؟	اِستِفہام کی علامت	۱
!	نِدا- تعجُّب حسرت- دُعا- قسم- خُوشی کی علامت	۲
-	تھوڑے وقفے کی علامت	۳
+	پُورے وقفے کی علامت	۴

ہدایت- جہاں پُورا وقفہ ہے- وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیرنا چاہیے- باقی جگہ کم +

PRINTED AND PUBLISHED FOR
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE,
BY R. B. L. MOHAN LAL

قیمت فی جلد ۹ پائی

5,000 *Copies.*